پانچویں کہانی

بیتال بولا اے راجا ! اجین نام ایک نگر ہے ، اور وہاں کا راجا مہابل ، اور اس کا ہری داس نام ایک دوت[1] تھا - اس دوت کی بیٹی کا نام مہادیوی ، وہ اتی سندر تھی - جب وہ برجوگ ہوئی ، تو اس کے پتا کو چنتا ہوئی کہ اس کا برڈھونڈ بواہ[2] کر دیا چاہیے -

غرض ایک دن اس لڑکی نے اپنے باپ سے کہا کہ پتا ! جو سب گن جانتا ہو مجھے اسے دیجو - تب اس نے کہا کہ جو سب علم سے واقف ہو گا ، تیری شادی میں اس کے ساتھ کر دوں گا - پھر ایک دن اس راجا نے ہری داس[3] کو بلا کر کہا ، کہ دکشن دسا[4] میں ہری چند[5] نام راجا ہے ، اس کے پاس تم جا کر میری طرف سے کشیم کشل[6] پوچھو ، اور ان کی کشیم کشل کے سماچار لے آؤ - یہ راجا کی آگیا پائے ، بدا ہو ، اس راجا کے پاس کتنے ایک دنوں میں جا پہنچا ، اور اس سے اپنے راجا کا سب سندیسا کہا ، اور ہمیشہ اس راجا کے نکٹ[7] رہنے لگا -

---

۱- سفیر -
۲- بارکر : بیاہ ، بیاہ -
۳- بارکر : ہرداس -
۴- جنوب کی سمت -
۵- ہرچند -
۶- خیر و عافیت -
۷- قریب -

غرض ایک دن کی بات ہے کہ اس راجا نے اس سے پوچھا اے ہری داس ! ابھی کل جگ کا آرنبھ[1] ہوا کہ نہیں ؟ تب ان نے ہاتھ جوڑ کر کہا مہاراج ! کلی کال[2] برتمان[3] ہے ، کیونکہ سنسار میں جھوٹھ بڑھا ہے ، اور ست[4] گھٹ گیا ہے - لوگ منہ پر بات میٹھی کہتے ہیں ، اور پیٹ میں کپٹ رکھتے ہیں - دھرم جاتا رہا ، پاپ بڑھا ، پرتھوی[5] پھل کم دینے لگی - راجا ڈانڈ لینے لگے - براھمن لالچی ہوئے - ستریوں نے لاج چھوڑ دی - بیٹا باپ کی آگیا نہیں مانتا - بھائی بھائی کا اعتبار نہیں کرتا - متروں سے مترائی جاتی رہی - خاوندوں سے وفا اٹھ گئی - سیوکوں[6] نے سیوا چھوڑ دی - اور جتنی نالائق باتیں تھیں وے سب نظر آتی ہیں -

جب راجا سے یہ سب کہہ چکا ، تب راجا اٹھ کر محل میں گیا ، اور یہ اپنے ستھان پر آن کے بیٹھا ، کہ اتنے میں ایک باھمنیٹا[7] اس کے پاس آ کہنے لگا ، کہ میں تجھ سے کچھ مانگنے آیا ہوں - یہ سن کے ان نے کہا ، مانگ کیا مانگتا ہے - ان نے کہا کہ اپنی بیٹی مجھ کو دے - ہری داس بولا کہ جس میں سب گن ہوں گے ، میں اس کو دوں گا - یہ سن کے وہ بولا ، کہ میں سب بدیا جانتا ہوں - پھر

۱- آغاز -
۲- دور سیاہ - (Black age.)
۳- جاری -
۴- سچ -
۵- زمین -
۶- خادم
۷- برہمن زادہ -

اس نے کہا ، کچھ اپنی بدیا مجھے دکھلا تو میں جانوں که تجھے بدیا آتی ھے ۔ تب اس باھمنیٹے نے کہا ، میں نے ایک رتھ بنایا ھے ، اس میں یه سامرتھ[1] ھے که جہاں جانے کا ارادہ کرو ، تہاں وہ ایک چھن[2] میں لے پہنچاوے ۔ تب هری داس نے کہا اس رتھ کو فجر کے وقت میرے پاس لے آئیو ۔

غرض وہ بھور کو رتھ لے ، هری داس پاس آیا ۔ پھر یه دونوں رتھ پر سوار هو ، اجین نگر میں آن پہنچے ۔ پر یہاں اتفاقاً اس کے آنے سے پہلے کسی اور براھمن کے لڑکے نے اس کے بڑے بیٹے سے آکر[3] کہا تھا که تو اپنی بہن مجھے دے ، اور اس نے بھی یہی کہا تھا که جو سب بدیا جانتا ھوگا اس کو دوں گا ۔ اور اس باھمن کے پتر نے بھی کہا تھا که میں سب گیان بدیا جانتا ھوں ، یه سن کے اس نے کہا تھا که تجھے ھی دیں گے ۔ ایک اور براھمن کے پتر نے اس لڑکی کی ماں سے کہا تھا که تو اپنی بیٹی ھمیں دے ، اس نے بھی اسے یہی جواب دیا تھا که جو سب بدیا جانتا ھوگا اسی کو اپنی لڑکی دوں گی ۔ اس براھمن کے لڑکے نے بھی کہا تھا که میں سمپورن[4] شاستر بدیا جانتا ھوں ، اور شبدویدھی تیر مارتا ھوں ۔ یه سن کے ان نے بھی کہا تھا که میں نے قبول کیا تجھے ھی دوں گی ۔

اسی طرح سے تینوں بر آن کے اکھٹے ھوئے ۔ هری

۱۔ طاقت ۔
۲۔ بارکر : کشن ۔
۳۔ بارکر : جا کر ۔
۴۔ تمام ۔

داس اپنے من میں چنتا کرنے لگا که ایک کنیا اور تین بر ، کسے دوں کسے نه دوں ۔ اسی فکر میں تھا که رات کو ایک راکشس آن کے اس کنیا کو اٹھا کے بندھیا چل پربت کے اوپر لے گیا ۔ کہا ھے که بہتات کسی چیز کی اچھی نہیں ، اتی روپ وتی ستیا تھی راون نے هری ۔ راجا بل نے اتی دان کیا[1] ، سو دلدری ھوا ۔ راون نے اتی گرب[2] کر کے اپنے کل کی کشئے[3] کی ۔

غرض جب بھور ھوئی اور سب گھر کے لوگوں نے کنیا کو نه دیکھا ، تب انیک[4] پرکار کی چنتا کرنے لگے ، اور یه بات وے تینوں بر بھی سن کے وھاں آئے ۔ ان میں ایک گیانی تھا ۔ اس سے هری داس نے پوچھا اے گیانی ! تو بتا که وہ کنیا کہاں گئی ؟ ان نے گھڑی ایک میں بچار کر کے کہا ، تمہاری لڑکی کو راکشس نے پربت میں لے جا کے رکھا ھے ۔ اس میں دوسرا بولا که راکشس کو مار کے میں اسے لے آؤں گا ۔ پھر تیسرا بولا ، ھمارے رتھ پر سوار ھو جاؤ اور اسے لے آؤ ۔ یه سنتے ھی وہ جھٹ سے اس کے رتھ پر سوار ھو ، وھاں پہنچ ، اس دیو کو مار ، ترنت اسے لے آیا اور تینوں آپس میں جھگڑنے لگے ۔ تب اس کے باپ نے من میں چنتا کر کے کہا ، که سبوں نے احسان کیا ھے ، کسے دوں کسے نه دوں ۔ اتنی کتھا کہہ بیتال بولا اے راجا بکرم ! ان تینوں میں سے وہ کنیا کس

۱۔ بارکر : دیا ۔
۲۔ غرور ۔
۳۔ تباھی ۔
۴۔ ھر طرح ۔

کی ستری ہوئی ؟ راجا بولا ، وہ جورو اس کی ہوئی جو راکشس کو مار کر لایا ۔ بیتال نے کہا سب کا گن برابر ہے ، کس طرح سے وہ اس کی جورو ہوئی ؟ راجا نے کہا ، ان دونوں نے احسان کیا ، اس سے ان کو ثواب ہوا ۔ اور یہ لڑ کر اسے مار کے لایا ہے ، اس واسطے وہ اس کی جورو ہوئی ۔ یہ بات سن بیتال[1] پھر چلا گیا اور اسی درخت پر جا لٹکا ، اور راجا بھی وہیں جا ، بیتال کو باندھ کاندھے پر رکھ اسی طرح لے چلا ۔

۱۔ نسخہ فورٹ ولیم : بیتال پھر اسی درخت میں جا لٹکا پھر راجا جا ، اس کو پیڑ سے اتار، گٹھڑی باندھ ، کاندھے پر رکھ، لے چلے ۔

چھٹی کہانی[1]

پھر بیتال بولا اے راجا ! دھرم پور نام ایک نگر ہے، وہاں کا راجا دھرم شیل ، اور اس کے منتری کا نام اندھک ۔ اس نے ایک دن راجا سے کہا مہاراج ! ایک مندر بنا ، اس میں دیوی کو بٹھا ، نت پوجا کیجیے ، کہ اس کا شاستر میں بڑا پنیہ[2] لکھتا ہے ۔ تب راجا ایک مندر بنوا ، دیوی

۱۔ کہانی پر بارکر نے یہ عنوان دیا ہے ,, دھرم پور کے راجا دھرم شیل کی کہانی اور اس کے وزیر کی ۔ دھوبی کے لڑکے کی داستان جس نے اپنے دوست کے ساتھ دیوی پر سر کو قربان کیا اور جس کی بیوی قریب‌المرگ تھی جبکہ دیوی نے اسے منع کیا اور اس کے خاوند اور خاوند کے دوست کو زندہ کر دیا'' ۔

اس کہانی کا عنوان J. A. B. Van, Buitenen کے ہاں ''THE TRANSPOSED HEAD,, ہے ۔ اس نے اپنی کتاب Tales of Ancient India میں اس کہانی پر روشنی ڈالتے ہوئے لکھا ہے کہ ''اس کہانی نے Thomas Mann کو اس قدر متاثر کیا کہ اس نے ایک نہایت دلچسپ ناولٹ ''Die Vertausechten Kopfe'' لکھا'' ۔ اس ناولٹ کا انگریزی میں ''The Transposed Head'' کے نام سے ترجمہ ہو چکا ہے'' ۔

۲۔ ثواب ۔